قرآن پاک صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ ہے۔

اس کتاب کے دو پارٹ ہیں۔۔۔۔

پارٹ نمبر 1

قرآن پاک سیدھا راستہ یا صراط مستقیم ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 2

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 1

قرآن پاک صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

ذرا سی وضاحت

خواتین وحضرات

ہرانسان کے دوگھر ہیں۔دنیا کا گھر عارضی زندگی بسر کرنے کے لئے ہوتا ہے جس میں ہماری زندگی کا چراغ کچھ مدت کیلئے جلتا ہے اور ایک آخرت کا گھر ہے۔جس میں ہماری زندگی کا چراغ کبھی نہیں بجھے گا جب ہم نے دنیا کی زندگی میں آنا ہوتا ہے ہم نہیں جانتے۔نہ ہمیں ہوش ہوتا ہے کہ ہم کہاں جارہے ہیں لیکن جب اپنا آخرت کا سفر باندھتے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پاس جارہے ہیں۔وہاں ہماری دنیاوی زندگی کے بارے میں سوال وجواب ہوگا کہ دنیا کہ زندگی کیسے بسر کی اور اس کے نتیجے میں ہمیں کامیابی کی سند ملے گی یا نہیں ملے گی۔جب ہم دنیا کے گھر میں آتے ہیں تو ہمارا استقبال والدین کے علاوہ دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں جب ہم آخرت کا سفر اختیار کرتے ہیں تو ہمارا استقبال قیامت والے دن فرشتے کریں گے۔جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں پوچھیں گے۔اس لیے سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ دین کے دن کا مالک ہے۔یعنی قیامت کے دن دین کا فیصلہ ہوگا۔جبکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہمیں اپنے دین کے بارے میں

بااختیار بنایا ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ اسی لیے تو رسول ﷺ نے قرآن پاک میں فرمایا۔ تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

جب بچہ ہوش سنبھالتا ہے تو وہ اپنے گھر کو پہچانتا ہے اپنے گھر کی طرف آنے والے راستوں کو پہنچانتا ہے تاکہ وہ گمراہ نہ ہو جائے یعنی راستہ گم نہ ہو جائے اس طرح وہ گھر کی طرف آنے والے سیدھے راستے اپنے گھر والوں کی رہنمائی میں سیکھتا ہے اس طرح سیدھا گھر آتا ہے خدانخواستہ اس سے راستہ گم ہو جائے تو وہ سیدھا راستہ حاصل کر کے اس کو اچھی طرح سیکھتا ہے تاکہ دوبارہ گمراہ نہ ہو یعنی اس سے راستہ گم نہ ہو۔ اور وہ اپنے راستے سے خبردار ہو جائے۔

آخرت کا گھر جنت انسان کا ہمیشہ رہنے والا گھر ہے۔ اس کا سیدھا راستہ بتانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل کیا ہے۔ اور اس سیدھے راستے سے خبردار کرنے کے لیے قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جس ہستی کا انتخاب کیا ہے۔ وہ رسول ﷺ کی زات اقدس ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں ایک ہی لائن میں دعا سکھائی۔ اھد نا الصراط المستقیم یعنی مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے۔ یا مجھے ہدایت دے سیدھے راستے کی۔ اس کتاب میں آپ کو سیدھے راستے کے بارے میں آیات ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ کبھی قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہہ کر پکارتے ہیں اور کبھی ہدایت کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ یعنی ''قرآن پاک''ہے۔ اس کتاب میں آپ کو صرف سیدھے راستے اور سیدھے راستے کی ہدایت والی آیات دکھائی جائیں گی۔ جبکہ ہدایت والی آیات کی مکمل تفصیل دیکھنے کے میری کتاب دیکھیں ہدایت کسے کہتے ہیں۔

صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں۔ آئیں اس بارے میں قرآن پاک سے جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں۔

صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سوال ۞ سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب ۞ سورہ انعام آیات 127 پارہ 8۔ اور یہ آپ کے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جواب دیا ہے'' قرآن پاک''، جس میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہے۔ ان آیات میں قرآن پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

سوال ۞ سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ مریم۔ آیت 36 پارہ 16

اور بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا رب ہے بس اس کی غلامی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جو ہم سب کا رب ہے۔ اس کی غلامی سیدھا راستہ ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کی غلامی اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔

آئیں سیدھے راستے کا جواب ایک اور آیت سے دیکھتے ہیں۔

سوال ۞ سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ نور آیت 46 پارہ 18

بیشک ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ سیدھے راستے کا جواب ہے۔قرآن پاک جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح لائل والی آیات بیان کر دیں ہیں اب اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا ان آیات سے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب دوبارہ قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں اور ایک دوسری جگہ سے صراط مستقیم کا جواب تلاش کرتے ہیں۔سورہ یاسین آیات 4 تا 5 پارہ 22۔آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں جو زبردست اور بڑے ہی مہربان کا نازل کیا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پاک سیدھا راستہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے۔یعنی رسول ﷺ سیدھے راستے پر ہیں۔قرآن پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب قرآن پاک سے دوبارہ سیدھا راستہ تلاش کرتے ہیں

۞ سورہ زخرف آیات 43 تا 44 پارہ 25

جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے لئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے کہ قرآن پاک سیدھا راستہ ہے اور ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا لہذا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔

ان مثالوں کو مزید پختہ کرنے کیلئے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔

۞ سورہ تکویر آیت 27 تا 28 پارہ 30

''یہ قرآن تو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو کوئی تم میں سے سیدھا چلنا چاہتا ہو۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت کے طور پر بھیجا ہے وہ لوگ جو گمراہی سے بچنا چاہتے ہیں اور سیدھا چلنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ سیدھا چلنے والوں کیلئے قرآن پاک نصیحت ہے۔

۞ سورہ فتح آیات 1 تا 2 پارہ 26

بے شک ہم نے آپ ﷺ کو واضح فتح دی۔تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔اور اپنی نعمت آپ پر پوری کرے۔اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی۔تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔اور اپنی نعمت یعنی قرآن پاک آپ پر پوری کرے۔اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

سورہ فتح آیات 1 تا8 پارہ 26

بے شک ہم نے آپ ﷺ کوواضح فتح دی۔تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔اور اپنی نعمت آپ پر پوری کرے۔اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے ۔اور مدد تو اللہ تعالیٰ کی ہی مدد زبدست ہے۔

وہی ہے۔جس نے مومنوں کے دل پر سکون نازل کیا تا کہ موجودہ ایمان کے ساتھ ان کا ایمان مزید بڑھے۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جاننے والا علم والا ہے۔تا کہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اور ان کی برائیوں کو دور کردے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔اور اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو۔جو اللہ تعالیٰ پر برے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پر بُری گردش ہے۔اور اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اور ان پر لعنت ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔اور اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لشکروں کا ذکر کیا ہے۔ایمان والوں کا لشکر یعنی مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اور ان کے گناہوں کو دور کردے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔اور دوسرا لشکر منافق اور مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر برے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پر بُری گردش ہے۔یعنی ان پر براوقت آنے والا ہے۔اور اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اور ان پر لعنت ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔اور اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

آئیں اب قرآن پاک سے سیدھے راستے کا جواب اور تفصیل معلوم کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب میں آپ کے سامنے قرآن پاک سے دو مختلف جگہوں سے وہ بحث پیش کروں گی جو کہ دنیا بننے سے پہلے کی ہے۔اس گفتگو میں شیطان، اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے ۔کہ چونکہ تو نے مجھے انسان کی وجہ سے گمراہ کیا ہے۔اب میں بھی تیرے بندوں کو سیدھے راستے پر آنے ہی نہیں دوں گا کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی اللہ کی کتاب کی طرف ہی آنے نہیں دوں گا۔پھر دوسری جگہ میں بھی اسی طرح کی گفتگو ہے۔اس گفتگو میں اللہ تعالیٰ ،شیطان سے کہتے ہیں کہ جو میرے سیدھے راستے یعنی میری کتاب پر ہو گا تو اسے کبھی گمراہ نہیں کرسکتا۔یادرہے کہ قرآن پاک ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔
آئیں اپنے بیانات کی طرف چلتے ہیں جس میں سیدھے راستے کا جواب اور تفسیر آپ کو مل جائے گی۔

سورہ اعراف۔آیات 11 تا18۔پارہ8

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روک دیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہاں سے نیچے اتر۔تیرے لیے نہیں کہ تو یہاں س میں تکبر کرے۔ بس نکل جا۔بے شک تو گھٹیا میں سے ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُس دن تک مہلت دے جب یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تجھے مہلت دی جاتی ہے اُس نے کہا۔چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا البتہ جو بھی ان میں سے تیری اطاعت کرے گا۔تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شیطان، اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے۔کہ چونکہ تو نے مجھے اس انسان کی وجہ سے گمراہ کیا ہے۔اب میں بھی تیرے بندوں کو سیدھے راستے پر آنے ہی نہیں دوں گا کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی اللہ کی کتاب کی طرف ہی آنے نہیں دوں گا۔

اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا طریقہ بتا تا ہے کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے نہیں دوں گا ان کو ہر طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی تیری کتاب کی طرف آنے نہیں دوں گا۔ یہ شیطان دراصل اپنا بدلہ لے رہا ہے کہ اس انسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ کیا ہے لہذا اب میں بھی اسے گمراہ کر کے رہوں گا۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے اور اس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا صفاتی نام بھی سیدھا راستہ تھا کیا ہم سیدھے راستہ پر ہیں یا کسی شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔

اگر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

اگر ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ تو ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ لوگوں میں سے جو بھی شیطان کی اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

سورہ الحجر آیات 26 تا 43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو اس سے پہلے ہم نے بغیر دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔ جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ دینے سے انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔ اس نے کہا یہ نہیں ہوسکتا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا بیشک تو نافرمان ہے۔ اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن مردے اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔ وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان کو زمین میں خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے اُن غلاموں کے۔ جو خالص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنی کتاب دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی میرے سیدھے راستے پر ہوگا اس پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام سیدھے راستے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگوں پر شیطان اپنا وار نہیں کر سکتا سیدھے راستے کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کرنے والوں کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔ ان آیات میں شیطان نے اقرار کیا۔ کہ میں تیرے خالص غلاموں کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ یعنی قرآن پاک کو سیدھا راستہ ماننے والے لوگوں کو شیطان گمراہ نہیں کر سکتا۔

خواتین وحضرات!

جب سے دنیا بنی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمیشہ سے انسان کو سیدھا راستہ دکھانے کیلئے موجود رہی ہے۔ یعنی شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیے موجود رہی ہے۔ تا کہ لوگ گمراہ نہ ہوں۔ مگر جب ہم قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھیں گے تو شیطان کا مقابلہ کیسے کریں گے۔

سیدھا راستہ اور ہدایت دونوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔ اور پہلی کتابوں کے بھی صفاتی نام تھے۔

ان آیات میں قرآن پاک کے بارے میں رسول ﷺ گواہی دے رہے ہیں۔

سورہ ص۔آیات 71 تا 88۔پارہ 23

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کردوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔چنانچہ سب فرشتوں نے مل کر اسے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔اے ابلیس جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اسے سجدہ کرنے سے کس بات نے روک دیا۔کیا تو نے تکبر کیا۔یا تو ہے ہی اونچا درجہ رکھنے والوں میں سے۔اُس نے کہا۔میں اس سے بہتر ہوں۔مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اُسے مٹی سے۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔نکل جا یہاں سے تو یقیناً نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت رہے گی۔وہ کہنے لگا میرے رب مجھے اس وقت تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائیں جائیں گے۔فرمایا بیشک تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔اُس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔سوائے تیرے ان غلاموں کے جنہیں تو نے خالص کرلیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا سچ یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب سے بھر دوں گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔آپؐ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام جہان کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی خبر ہو جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی کریم ﷺ گواہی دے رہے ہیں کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔نہ ہی میں کوئی تکلف کر رہا ہوں۔بلکہ یہ قرآن تو تمام جہان کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد یعنی قیامت والے دن تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ قرآن پاک تو ہماری نصیحت تھی۔

ن آیات میں قرآن پاک کو نصیحت کے نام سے پکارا گیا۔نصیحت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہیں۔شیطان ان کو گمراہ نہیں کرسکتا۔جو قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے والے ہیں۔قیامت واے دن سب اس بات کو جان لیں گے۔کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔اور یہ رسول ﷺ کی تبلیغ تھی۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا 32۔پارہ 26

اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کو تمہارے طرف لے آئے تھے تا کہ وہ قرآن سنیں۔پھر جب وہ اس جگہ حاضر ہوئے۔تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ۔پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف آئے کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے سچے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہے۔اے ہماری قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرلو اور اس پر ایمان لے آؤ۔اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتا۔اس کیلئے کوئی ولی نہیں ہوگا۔ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنات کا گروہ قرآن پاک کی دعوت دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے یہ دعوت قبول نہ کی اور رسول ﷺ کی آواز نہ سنی اور دعوت کو قبول نہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتے انہیں کوئی بچانے والا ولی نہیں ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کی دعوت قبول کرنے والے کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کرکے دردناک انجام سے بچالیں گے۔

سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی دین پر تھے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچ کو واضح کرنے والی کتابیں بھی نازل کیں تاکہ وہ لوگوں میں فیصلہ کردے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور یہ اختلاف رکھنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل پہنچ چکے تھے انہوں نے صرف ضد کی وجہ سے اختلاف کیا بس اللہ تعالیٰ نے اپنی اجازت سے ایمان والوں کی اُس سچ میں رہنمائی کی جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے بارے میں صرف آپس کی ضد کی وجہ اختلاف پیدا کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر سچ کو واضح کرنے کے لیے رسولوں کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ لوگوں میں فیصلہ کردے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ تعالیٰ اپنی اجازت سے ایمان والوں کی اس سچ میں رہنمائی کرتا ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے جانا کہ ہم اپنے اختلافات صرف اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب کے ذریعے ختم کر سکتے ہیں اور ایمان والے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ انہیں سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتے ہیں اگر ہم آج اپنے فرقوں کی اصلاح قرآن سے کر لیں تو ہمیں قرآن پاک سے سیدھا راستہ نظر آجائے گا ہم اپنے اختلافات صرف قرآن پاک سے ختم کر سکتے ہیں۔

- سورہ نساء۔آیات 174 تا 175۔پارہ 6

لوگو! تمہارے رب کی طرف تمہارے پاس واضح دلیل آ گئی ہے یعنی قرآن۔ہم نے تمہاری طرف ایسی واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے سیدھے راستے کی ہدیت ان لوگوں کو ہوگی۔ جو قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں شامل کرے گا۔ وراپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔ ان آیات میں برہان قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔اور روشنی بھی قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔

- سورہ المائدہ۔آیات 15 اور 16۔پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب سے چھپا جاتے ہو اور بہت سے باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں اور انہیں اپنے اجازت سے سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک ان لوگوں کو سلامتی کے طریقے بتاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے پیارے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکالتا ہے اور سیدھا راستے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

- سورہ شوریٰ آیت نمبر 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یاد رکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے اپنے غلاموں میں سے سے چاہتے ہیں قرآن سے ہدایت دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں یہ سیدھا راستہ اُس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری ہماری

رہنمائی کی۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے چاہتے ہیں قرآن سے روشنی دکھا دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں یہ سیدھا راستہ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔ رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

سورہ انعام آیات 153 تا 159۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے بس تم اس کی اطاعت کرو۔ اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اس کے راستے سے الگ کر دیں گے۔ یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہ (یہود نصاریٰ) پر نازل کی گئیں تھیں۔ اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا تم یہ کہو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے ہیں کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہیں آئے گا۔ جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرتے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور مختلف فرقے بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے یعنی قرآن پاک بس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے الگ کر دیں گے ان آیات میں قرآن پاک نازل کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر قرآن پاک نازل نہ ہوتا تو لوگوں نے کس کس طرح کے بہانے کرنے تھے کہ اگر پہلے لوگوں کی طرح ہمارے پاس بھی کتاب ہوتی تو ہم نے ہدایت یافتہ ہونا تھا سیدھے راستے پر ہونا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس کتاب آ گئی ہے اب تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے اور لوگوں کو فرقہ بنانے سے منع کیا کہ فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یاسین۔ آیات 60 تا 70۔ پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔ بلا شبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبر دار کرے۔ ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔ یہ خطاب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بھی کفر کرنے والے لوگوں سے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کہیں گے۔ کہ کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر یعنی فرقہ پرستی کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تاکہ وہ خبردار کرے۔ ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے

خواتین وحضرات!

یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کررہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کررہے ہیں۔؟ یا کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی غلامی کررہے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہونے والی ہے۔ کہ وہ شیطان کی غلامی کرنے والے تھے۔ کیونکہ لوگ فرقوں کی غلامی کررہے ہیں۔

سورہ طہ۔ آیات 134 تا 135۔ پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے آپ ﷺ کہہ دیں ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی انتظار کرو بس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے والے ہیں اور کون ہدایت والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولوں کو بھیجنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں تک پہنچانا ہوتی ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت کر کے ایمان والے بن جائیں ۔آیات کی اطاعت کرنے والے سیدھے راستے پر ہوں گے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔ رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

سورہ قصص۔ آیت 75۔ پارہ 20

اور ہر امت میں سے ہم ایک گواہ نکال لائیں گے پھر ہم کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو پس ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور جو کچھ جھوٹی باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ یعنی رسول کھڑا کریں گے۔ پھر رسول جب اپنی دلیلیں پیش کریں گے تو لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات تو صرف اللہ تعالیٰ کی تھی اور اس کے علاوہ وہ جو باتیں کہانیاں بنایا کرتے تھے وہ انہیں بھول جائیں گی۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔ قیامت والے دن سب جان جائیں گے۔ سب کو پتہ چل جائیگا۔

رسول ﷺ جب قرآن پاک کے لیے دلیلیں پیش کریں گے تو لوگوں کو نام نہاد مفسر فرقے اور ان کی کہانیاں سب بھول جائیں گی۔

سورہ جن۔ آیات 11 تا 17۔ پارہ 29

اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔ اور بعض اس کے علاوہ ہیں۔ ہم مختلف فرقوں پر تھے اب ہم نے خیال کر لیا ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پس جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو نہ کسی نقصان کا

ڈر ہوگا اور کسی زیادتی کا۔اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرمابردار ہیں اور بعض ناانصاف ہیں ۔بس جو کوئی فرمانبردار ہوگیا تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔اور جو بے انصاف ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔تا کہ ہم ان کی آزمائش کریں اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں جنات اپنے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔ اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔یعنی قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کرنے والے ہیں اور بعض اس کے علاوہ ہیں کہ جنات بھی مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہم انسان مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں۔یعنی فرقوں پر ہوتے ہیں۔اور جب جنات نے ہدایت یعنی قرآن پاک کو سنا تو اس پر ایمان لے آئے تو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔اور جو بے انصاف لوگ ہیں۔وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔تا کہ ان کی آزمائش کرے۔اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

سورہ احقاف۔آیت 35۔پارہ 26

بس آپ ﷺ صبر کیجئے۔جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کیلئے جلدی نہ کیجئے جس دن وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے گویا دنیا میں بس دن کی ایک گھڑی ہی رہے اس پیغام کو پہنچا دیجئے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

سورہ حج۔آیات 67 تا 68۔پارہ 17

ہر امت کیلئے ہم نے طریقہ مقرر کر دیا جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ ﷺ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں۔اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے بلاشبہ آپ سیدھے راستے پر ہیں اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجیے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان قیامت والے دن فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر امت ایک طریقے پر چلتی ہے بس آپ ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہیں یعنی قرآن پاک کی طرف کیونکہ آپ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک پر ہیں۔

اب جو لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں گے۔وہ سیدھے راستے پر ہوں گے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہوگی۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمان میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ تکویر۔آیات 25 تا 29۔پارہ 30

اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو یہ تو تمام جہانوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمام جہانوں کیلئے نصیحت ہے جو انسان بھی سیدھا چلنا چاہتا ہو۔

خواتین وحضرات!

اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔

کیا انسان نہیں جانتا کہ قرآن پاک کس کا کلام ہے۔پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر نام نہاد مفسروں اور فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو یہ تو تمام دنیا والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔

سورہ حج۔آیات 23 تا 24 پارہ 17

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ان کو پاک کلام کی ہدایت کی گئی تھی اور اُس راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔جو تعریف کے قابل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کو قرآن پاک کے پاکیزہ کلام سے ہدایت ملی ہوگی یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی ہدایت ہوگی وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو ریشمی لباس پہنایا جائے گا سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے یہ ایمان والے لوگ ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔

سیدھے راستے کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ کا خطاب؟

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُسنے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہ سیدھا راستہ تھا۔

آئیں حضرت ہودؑ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں

سورہ ہود۔آیت 53 تا 60۔ پارہ 12

انہوں نے کہا اے ہودؑ تم ہمارے پاس تو کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں اور تمہارے کہنے پر نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کس نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے۔ ہود نے کہا کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو۔ میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ اس کے علاوہ تم سب مل کر میرے بارے میں ہر تدبیر کرلو لو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔ جتنے جاندار ہیں سب کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے پھر اگر تم پھر جاؤ۔ تو میں نے یقیناً وہ پیغام تم تک پہنچا دیا ہے جس کو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو جانشین مقرر کرے گا اور تم اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ بے شک میرا رب ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ جو اہل ایمان تھے ان کو نجات دی اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا اور یہ قوم عاد تھی جنہوں نے اپنے رب کی آیات سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اور ہر مغرور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائیگی۔ یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ خبردار رہو۔ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ہود علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب دکھایا گیا ہے آپ نے دیکھا کہ ہود علیہ السلام اپنی قوم کو سیدھا راستہ بتا رہے ہیں کہ سیدھے راستے پر صرف میرا رب ہے اور اگر تم منہ موڑتے ہو تو یقیناً میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں اور اگر تم پھر جاؤ یعنی اپنے رب کے پیغام نہیں مانتے تو وہ تمہارے جگہ دوسری قوم لے آئے گا اور تم اس کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اس کے علاوہ ہودؑ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے رب پر بھروسہ کیا جو میرا اور تمہارا بھی رب ہے جتنے جاندار ہیں وہ سب کی پیشانی تھامے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

لوگوں نے رسول ﷺ کی اطاعت چھوڑ کر مغرور سرکش نام نہاد مفسروں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ اس طرح لوگوں نے اپنے رب کی آیات سے کفر کیا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہماری پیشانی میں ہمارا نظام زندگی پوشیدہ ہے ہماری پیشانی میں چلنے والی لہریں ہمارے کانوں آنکھوں اور دماغ اور دل کے نظام کو کنٹرول کرتا ہے اگر ان لہروں میں ذرا سی گڑبڑ ہو جائے تو ہم کھڑے بھی نہ ہو سکیں۔ گر جائیں ہماری آنکھوں کا نظام تباہ ہو جائے یا ہم پاگل ہو جائیں یا ہماری ساعت برباد ہو جائے یا ہم مر جائیں۔ کسی قابل نہ رہیں۔ ہود علیہ السلام اسی پیشانی کو پکڑنے والے پر بھروسہ کرتے ہیں کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام ہے کیا ہم قرآن پاک کو سیدھا راستہ سمجھتے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کو سیدھے راستے پر سمجھتے ہیں۔ حضرت ہودؑ کہتے ہیں۔ کہ میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔ اور یہ جواب رسول کا بھی ہے۔ کیا ہم اس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جس نے ہمارے دماغ کو کنٹرول کیا ہوا ہے۔ اس رب کے سیدھے راستے پر ہیں۔ اس کے پیغام کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کی وجہ بیان کی۔ کہ وہ سب کے پیشانی کو تھامے ہوئے ہے۔ جو کہ ایک ایسا نظام ہے۔ جو کبھی انسان کے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اِن آیات میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا انکار رسولوں کی نافرمانی ہوتی ہے۔ یعنی اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام کی اطاعت ہے

سورہ صٰفّٰت۔ آیات 19 تا 34۔ پارہ 23

بس وہ ایک گرج دار آواز ہوگی۔ بس وہ اچانک دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی یہ تو دین کا دن ہے یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم

جھٹلاتے تھے۔ان کو اکھٹے کرو۔جنھوں نے ظلم کیا اور اُن کے ساتھیوں کو اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے تھے۔۔اور پھر انہیں جہنم کا راستہ دکھاؤ اور ان کو ٹھہراؤ۔بیشک ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن بڑے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں۔اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں سوال کریں گے۔کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس بڑی قوت سے آتے تھے وہ کہیں گے۔بلکہ تم تو ایمان لانے والے نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش قوم تھے۔پس ہم سب پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہوئی کہ بیشک ہم ضرور چکھنے والے ہیں۔پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا۔بیشک ہم خود بھی گمراہ تھے پس بیشک اُس دن وہ عذاب میں سب برابر کے شریک ہوں گے بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت جب ایک گرجدار آواز کے ساتھ قائم ہوجائیگی،ظالم کا مطلب ہے فرقہ پرست لوگ۔فرقہ پرست لوگ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے یہ وہی لوگ ہیں جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ نام نہاد مفسروں کی غلامی کرتے تھے۔ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں اپنے فرقوں اور معتبروں کی اطاعت کرتے رہے۔آج بھی لوگوں کو قرآن پاک سے اصلاح کی خاطر آیت دکھائی جائے تو وہ اپنے عالموں،فرقوں،نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کی بات پر ترجیح دیتے ہیں قیامت والے دن یہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے۔کوئی اپنے نام نہاد مفسروں،فرقوں اور عالموں کی مدد نہیں کریں گے۔اور نہ ہی ان کے نام نہاد مفسران کی مدد کرسکیں گے۔مگر یہ اللہ تعالیٰ کے جرم میں عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے ا۔ور انہیں جہنم کا راستہ دکھایا جائے گا۔فرق صرف جرم کا ہوگا۔نام نہاد مفسر بڑے مجرم اور فرقہ پرست ان سے چھوٹے مجرم ہوں گے۔سب گمراہ اللہ تعالیٰ کے مجرم کی حیثیت سے کھڑے ہونگے۔اور سب بڑے فرمابردار بنے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ کہیں گے۔ان کو اکھٹے کرو۔جنھوں نے ظلم کیا اور اُن کے ساتھیوں کو اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے تھے۔۔اور پھر انہیں جہنم کا راستہ دکھاؤ اور ان کو ٹھہراؤ۔بیشک ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن بڑے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں۔اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں سوال کریں گے۔کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس بڑی قوت سے آتے تھے وہ کہیں گے۔بلکہ تم تو ایمان لانے والے نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش قوم تھے۔پس ہم سب پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہوئی کہ بیشک ہم ضرور عذاب چکھنے والے ہیں۔پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا۔بیشک ہم خود بھی گمراہ تھے پس بیشک اُس دن وہ عذاب میں سب برابر کے شریک ہوں گے بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت والے دن فرقہ پرست اپنا قصور مان لیں گے۔کہ وہ گمراہ تھے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست ایک دوسرے کو شفاعت کی کہانیاں سناتے رہتے ہیں۔اور اس طرح قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔اس طرح ان کی بدبختی کا آغاز ہوجائیگا۔اور یہ لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے۔

سورہ رعد۔آیت 36 کا دوسرا حصہ تا 37۔پارہ نمبر 13

آپ کہہ دیں کہ مجھے تو صرف االلہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بناؤں لہٰذا میں اس کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی طرف لوٹنا ہے۔اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اب اگر آپ نے اس کے علم کے باوجود جو آپ کے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی تو االلہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ کوئی اس کی پکڑ سے تم کو بچاسکتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم کا پیغام سنا آپ فرمارہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کروں میں اس کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

خواتین وحضرات!

پھر قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے حکم سنا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر نازل کیا گیا ہے۔اب قرآن پاک کا علم آپ کے پاس پہنچ چکا

ہے جس نے اس علم کو چھوڑ کر لوگوں کے خواہش کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچا سکتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے رسولؐ کی فرمابرداری دیکھ لی کیا ہم یہ فرمابرداری کر رہے ہیں۔ ہرگز نہیں ہم سب فرقوں کی فرمابرداری کر رہے ہیں۔ اگر ہم باز نہ آئے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اور نہ ہی کوئی ہماری مدد کر سکے گا۔ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ قرآن چھوڑ کر اپنے فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ہمارا ولی ہوگا اور نہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچانے والا۔

سورہ الحج۔ آیات 54 تا 57۔ پارہ 17

اور تاکہ وہ جان لیں جن لوگوں کو علم ملا ہے کہ وہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے پھر وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے اور جو کافر یعنی فرقہ پرست ہیں وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آجائے یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے اور حکومت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ وہ نعمتوں والے باغ میں ہوں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا یعنی فرقہ پرستی کی اور ہماری آیات کو جھٹلایا ان لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے دل دکھائے گئے ہیں جو دل قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اور قرآن پاک کے سچ کے آگے جھکے ہوئے ہیں وہ ایمان والے ہیں اور یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۔ کیونکہ وہ صالح اعمال والے ہیں۔ وہ نعمتوں والے باغ میں ہوں گے۔ دوسرا دل وہ ہے جو قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتے وہ قرآن کے معاملے میں ہمیشہ شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت کا عذاب آجائے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا ان کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔ ان آیات میں بھی قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہا گیا۔

خواتین وحضرات!

اور ہم وہ لوگ ہیں جو قرآن کے سچ سے انجانے اور بیگانے ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔ اور سیدھے راستے سے بے خبر ہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہمیں بخش دیا جائے گا۔

آئیں رسول ﷺ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 161۔ پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ جو درست دین ہے۔ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے یعنی جو ایک للہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کا دین یعنی قرآن پاک دکھا دیا ہے۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیم کی ملت سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا دین موجود ہے۔ جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔

یاد ہے سیدھا راستہ ہدایت دین قرآن پاک کی تعلیمات کو کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کا اپنے والد کے ساتھ سیدھے راستے کے بارے میں مکالمہ

سورہ مریم آیات 42 تا45 پارہ16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو نہ دیکھتی ہیں۔ نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس تم میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔ بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہوجائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرے پاس وہ علم ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔اور سیدھا راستہ ہوتا ہے۔ یہ علم اُن کے والد کے پاس نہیں تھا۔

سورہ صافات آیات 114 تا 122۔ پارہ23

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ اور ہارون علیہ السلام پر بڑا احسان کیا اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد کی بس وہی غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور ان دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور ہم نے ان دونوں کو بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا سلام ہو موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر۔ بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں ہمارے مومن غلاموں میں سے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے کیلئے واضح کتاب یعنی تورات دی احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا جاتا ہے۔

کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں کیا ہم قرآن پاک کو سیدھے راستے کی ہدایت سمجھتے ہیں؟ کیا ہم مومن غلاموں میں سے ہیں ۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ انعام۔آیات125 تا130۔ پارہ8

بس اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ اسلام یعنی اپنی فرمابرداری کیلئے کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کردے اسکے سینے کو بہت تنگ کردیتا ہے گویا کہ وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے ان لوگوں کیلئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ آیات بیان کردیں ہیں۔اور ان کیلئے ان کے رب کے ہاں سلامتی کا گھر ہے۔اور ان کے اعمال کی وجہ سے وہی ان کا ولی ہے۔اور جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو جمع کرے گا۔اور فرمائے گا اے جنات کے گروہ تم نے بڑی تعداد اپنے ساتھ لگائی تھی۔اور انسانوں میں سے بھی۔ جو ان کے ولی ہیں۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور ہم اس مقررہ وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آگ تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اس میں ہمیشہ رہو گے۔ پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا علم والا ہے۔اسی طرح ہم بعض کو بعض کے قریب کردیں گے ان کے اعمال کی وجہ سے۔اے انسانوں اور جنات کے گروہ۔ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں ہماری آیات سناتے تھے۔اور تمہیں اس دن کے ملنے سے خبردار کرتے تھے۔وہ کہیں گے کہ ہم اپنے نفسوں پر گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔اور وہ گواہی دیں گے۔ کہ بے شک وہ کافر تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہہ رہیں ہیں۔اور فرماتے ہیں کہ ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کردیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی کا گھر ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنوں سے قیامت والے دن پوچھے گا کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں میری آیات سناتے تھے۔اور تمہیں اس دن کے آنے سے خبردار کرتے تھے۔ وہ گواہی دیں گے کہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے

میں ڈال رکھا تھا۔اور وہ اقرار کرلیں گے۔کہ وہ قرآن پاک کی سچائی کے نافرمان تھے۔یعنی وہ کافر تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔

پارٹ نمبر 2

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے حکم نہ مانا اور کافروں میں سے ہوگیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہوگیا۔مسلم کا مطلب فرمابردار اور فرمابردار کا الٹ یعنی متضاد ہے کافر یعنی نافرمان۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

مسلم بننے کا کیا طریقہ ہے۔ایمان لانے کے بعد کافر بننے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں

فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کومضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کوسجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہوگیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کومظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کومظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔یعنی کافر ہوتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اسلام لانے کا طریقہ تھا۔جسے نام نہاد مفسروں نے قبول نہیں کیا۔اور فرقے بنالیے۔اور کافر بن گئے۔اب جو مسلم ہوگا وہ فرقہ نہیں بنائیگا۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کومظبوطی سے تھام لے گا۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اوور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس کو اور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کر نافرمانی کی۔تم ایسے نافرمانوں کو میرے علاوہ ولی نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔یہ لوگ ظالم ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کومظبوطی سے پکڑنا

۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ یعنی نافرمان بن گئے۔ جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔ فرمابرداریعنی مسلم تو تب تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔ نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔ اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔ کہ مجھ سے ڈرنا۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔ نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔ نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

❁ سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ ان میں سے کھاؤ۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔ بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔ وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔ جس کا تمھیں علم نہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔ اور نہ ہدایت پر ہوں۔ اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔ اس انسان کی طرح ہے۔ جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔ جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں۔ جن کا انہیں علم نہیں ہے۔ یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔ تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔ چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔ جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔ بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔ اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔ فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔ جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔ بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔ اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔ اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں۔ اندھا بہرا اور مردہ۔ اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے۔ کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں۔ جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں۔ زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔ یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے۔ جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی۔ یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے۔ تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے۔ یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی۔ یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے۔ تو مرتد نہ ہوتے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست کافر ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا اور انہوں نے شیطان کی طرح تکبر کر کے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کی۔ اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کی۔ کیونکہ وہ اپنے فرقوں یعنی نام نہا مفسروں کے لیے چلا رہے ہیں۔

سورہ البقرہ۔ آیات 208 تا 209۔ پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آ جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آ چکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آ جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آ گیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام پسند کیا ہے۔ نہ کہ فرقے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نعمت یعنی قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہو گیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔ قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔ کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا ہے۔ قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا۔ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔ اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنا دے گی۔۔ کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور جو کہتا ہے ک قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔ وہی کافر ہے۔ وہی مرتد ہے۔ چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

سورہ حج آیات 3 تا 4 پارہ 17

اور بعض لوگ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔ اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ بیشک جو اسے دوست رکھے گا۔ تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا۔ جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔ جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔ تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کر دے گا۔ اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔ اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔ تو گمراہ ہو

جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔

تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو ۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کرسکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تا کہ آپ ان پر واضح کر دیں۔جس بات میں انہوں نے ختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا لیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں

سورہ فرقان۔آیت 30 تا 31۔پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔یہ گواہی رسول ﷺ مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔کیونکہ یہ زاتی دشمنی نہیں ہوتی۔زاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے

لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔کہ اب وہ سرعام کہنے لگے ہیں۔کہ رسول ﷺ زمین اور آسمانوں کے مالک ہیں۔ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کر رہے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔ااور رسول ﷺ نے

یہی پیغام سنایا۔نام نہاد مفسر کا مقصد اس طرح کی باتوں سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے گمراہ کرنا ہوتا ہے۔اس طرح کا رویہ ہر دور میں ہر رسول کے ساتھ رہا۔جیسے موسیٰ کے مقابلے پر فرعون تھا۔اور اب رسول ﷺ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کھڑے ہیں۔

اور اس طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کا مقصد لوگوں کو اپنی خواہش کا تابعدار بنانا ہوتا ہے۔حالانکہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔جس کا ایک صفاتی نام فرقان ہے۔یعنی قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔اور وہ احسان کرنے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھا رہے ہیں۔یہ وہ انسان ہوگا۔جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔یعنی مسلم بن جائے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگرچہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو اُس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

احاطہ کتاب

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں،تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے ۔ کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے ۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے ۔ یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں ۔ اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا ۔ حالانکہ وہ سچ ہے ۔ آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں ۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے ۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے ۔ جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے ۔ کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا ۔ جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں ۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں ۔ میں تم پر وکیل نہیں ۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے ۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا ۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں ۔ کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے ۔ رسول ﷺ فرما رہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں ۔ کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں ۔ جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے ۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں ۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے ۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا ۔ یعنی قیامت والے دن سب جان لو گے ۔

سورہ انعام آیات 153 تا 159 ۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے بس تم اس کی اطاعت کرو ۔ اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اس کے راستے سے الگ کر دیں گے ۔ یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہ (یہود نصاریٰ) پر نازل کی گئیں تھیں ۔ اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا تم یہ کہو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے ہیں کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہیں آئے گا ۔ جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو ۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرتے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے ۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے ۔ جو سیدھا ہے ۔ یعنی قرآن پاک بس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے الگ کر دیں گے ان آیات میں قرآن پاک نازل کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر قرآن پاک نازل نہ ہوتا تو لوگوں نے کس کس طرح کے بہانے کرنے تھے کہ اگر پہلے لوگوں کی طرح ہمارے پاس بھی کتاب ہوتی تو ہم نے ہدایت یافتہ ہونا تھا سیدھے راستے پر ہونا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس کتاب آ گئی ہے اب تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے اور لوگوں کو فرقہ بنانے سے منع کیا کہ فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

آئیں قرآن پاک سے راستے کو دیکھتے ہیں ۔ جو رسول ﷺ کا بھی راستہ ہے ۔ اور ہمارا بھی راستہ ہے ۔ اور قیامت تک آنے والے ہر انسان کا راستہ ہے ۔

سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29

’’بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورہ ’دہر‘‘ آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

’’بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

سورہ فرقان۔آیات 56 تا 57۔پارہ 19

اور ہم نے آپ ﷺ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں میں قرآن کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔
ان آیات میں راستہ قرآن پاک کو کہا گیا ہے جس میں ہمارے لیے خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہیں تا کہ ہم خوشی والی باتوں کو جان کر جنت میں جاسکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دور رہ کر جہنم سے بچ سکیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے جو انسان بھی چاہے اسے اختیار کرلے۔

جو انسان سیدھا چلنا چاہتے ہیں۔یہ قرآن پاک ان کے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے۔

سورہ تکویر۔آیت 27,28 پارہ 30

یہ قرآن تمام جہان کے لیے ایک نصیحت ہے۔تم میں سے ہر اس انسان کیلئے جو سیدھا چلنا چاہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے تم میں سے ہر اس انسان کیلئے جو سیدھا چلنا چاہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہی اپنا سیدھا راستہ کہا ہے اور قرآن پاک کو ہی اپنا راستہ کہا ہے۔

اگر ہم نے قرآن پاک کا راستہ چھوڑ کر جو ہمارا سیدھا راستہ ہے۔اس کو چھوڑ کر کسی نام نہاد مفسر کا کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا تو نہ ہمیں رسول ﷺ ملے گا۔اور نہ اللہ تعالیٰ۔ہماری دنیا بھی برباد ہوجائے گی اور آخرت بھی۔۔۔۔۔۔